REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲/۱ ۲ ر

یوم شنبہ

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۱۹ صلح ۱۳۳۱ ہش | ۱۹ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت دل میں کمزوری اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے کو آج ٹمپریچر نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ مکرم عبد اللطیف صاحب ایران کے اہل و عیال بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ!

کراچی ۱۸ جنوری۔ پاکستان کے نامزد سفیر برائے مغربی جرمنی اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کیلئے آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز مغربی جرمنی روانہ ہو گئے۔

تیونس میں تحریک آزادی کے ممتاز رہنماؤں کو اچانک گرفتار کر لیا گیا

تیونس ۱۸ جنوری۔ فرانسیسی حکام نے تیونس کی تحریک آزادی کے متعدد نامور لیڈروں کو اچانک گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں دستور پارٹی کے صدر حبیب بورقیبہ نائب صدر سلیم کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر موریس اور تیونس کی ٹریڈ یونین جماعت کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل شامل ہیں۔ ان لیڈروں کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کسی نامعلوم مقام پر بھیج دیا گیا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں جنوبی تیونس لے جایا گیا ہے۔ اس سے پہلے حکومت کی عائد کردہ پابندی کے باوجود دستور پارٹی کی طرف سے آزادی کی حمایت میں ایک عام جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس اعلان کے بعد اچانک ان ممتاز قومی رہنماؤں کی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

گرفتاریوں کی خبر پھیلتے ہی متعدد شہروں اور قصبوں میں فساد ہو گیا۔ تمام بازار بند کر دیئے گئے۔ اور جگہ جگہ احتجاجی مظاہرے ہونے لگے۔ ان مظاہروں میں تین آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

مزید فوجیں منگوانے کی برطانوی تجویز مصر کی خودمختاری پر حملہ کے مترادف ہے

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے پچھلے دنوں امریکہ فرانس اور ترکی سے نہر سویز کے علاقہ میں اپنی فوجیں بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ مصر نے اس بارے میں دھمکی دی ہے کہ اگر کسی ملک نے برطانیہ کی اس درخواست کو منظور کیا تو وہ اس اقدام کے خلاف سلامتی کونسل میں اپیل کرے گا۔ آج پریس میں مصری حکومت کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں کہا مسٹر چرچل نے نہر سویز کے علاقہ میں فوجیں بھیجنے کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے وہ مصر کی خودمختاری پر حملہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر نہر سویز کے علاقے میں مزید فوجیں بھیجی گئیں تو مصر بھی تحفظ و دفاع کے فوجی معاہدوں کے تحت عرب ملکوں سے کمک حاصل کرنے میں حق بجانب ہو گا۔

روس ہندوستانی کمیونسٹوں کی ہمت افزائی کرنا چاہتا ہے

کراچی ۱۸ جنوری۔ چودھری خلیق الزمان نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل میں روسی نمائندے نے مسئلہ کشمیر کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ روس ہندوستان میں ان کمیونسٹوں کی ہمت افزائی کرنا چاہتا ہے جو ہندوستان کے حالیہ انتخابات میں بہت سی نشستیں جیت چکے ہیں۔ آپ نے مزید کہا ہے کہ اقوام متحدہ جس بے دلی سے اس جھگڑے کو طے کرانے کی کوشش کر رہی ہے اس کو دیکھتے ہوئے کامیابی کا امکان کم ہے اور اب روس کے میدان میں نکل آنے سے رہا سہا امکان بھی جاتا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ہمیشہ کیلئے اقوام متحدہ پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ جہاں تک اسلامی دنیا کے مسائل اور ان کے تصفیہ کا تعلق ہے یہ انجمن اسلامی مفادات کی قبر کھودنے والے ادارے کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

شاہ فاروق کی طرف سے ۳۰ ہزار پونڈ کا عطیہ

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ نہر سویز کے علاقہ میں شہید اور مجروح ہونے والے مصری باشندوں کے اہل و عیال کی امداد کے لئے شاہ فاروق نے تیس ہزار پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔

پروڈا کے تحت مسٹر کھوڑو کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی

کراچی ۱۸ جنوری۔ آج ایک خاص ٹربیونل نے سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو اور سابق وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ کے خلاف پروڈا کے تحت عائد شدہ الزامات کی ابتدائی سماعت شروع کی۔ گورنر سندھ کے سیکرٹری نے مسٹر محمد ایوب کھوڑو کے خلاف جن سات الزامات کی تحقیقات کی تھی موجودہ ٹربیونل ان سب الزامات کی پڑتال کرے گا۔ قاضی فضل اللہ کے خلاف ابتداءً پانچ الزامات لگائے گئے تھے۔ ٹربیونل میں صرف چار الزامات کی تحقیقات کی جائے گی۔ یہ ٹربیونل سندھ چیف کورٹ کے قائم مقام چیف جج مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن اور ایک دوسرے جج مسٹر جسٹس بچل پر مشتمل ہے۔

حکومت شام نے شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کر لیا

دمشق ۱۸ جنوری۔ خبر آئی ہے کہ حکومت شام نے بھی مصر کے شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔

"اخوان المسلمین" کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا

دمشق ۱۸ جنوری۔ شام کی حکومت نے "انجمن اخوان المسلمین" کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ انجمن حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف تھی۔ انجمن کے دفتر کو بند کر دیا گیا ہے۔

تل الکبیر میں حالات نسبتاً پرسکون ہیں

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ برطانوی فوج کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا کہ اب تل الکبیر میں حالات نسبتاً پرسکون ہیں۔ وہ ڈیڑھ سو سے زائد مصری جنہیں پوچھ گچھ کیلئے گرفتار کیا گیا تھا۔ ابھی تک زیر حراست ہیں۔

قائد ملت کے سانحہ قتل کا تحقیقاتی کمیشن اس مہینے کے آخر تک اپنی رپورٹ تیار کر لیگا

لاہور ۱۸ جنوری۔ آج یہاں قائد ملت خان لیاقت علی خاں کے سانحہ قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا پھر اجلاس ہوا۔ آج کے اجلاس میں مختلف گواہوں کی شہادتیں قلمبند کرنے کا کام ختم ہو گیا۔ اب کمیشن کے صدر مسٹر جسٹس محمد منیر اور رکن مسٹر اختر حسین پیر کے روز پنجاب و سرحد کے ایڈووکیٹ جنرل اور عوام کے وکیل شیخ فیض محمد کی بحث سنیں گے یہ بحث بند کمرے میں سنی جائے گی امید ہے کہ کمیشن اس مہینے کے آخر تک اپنی رپورٹ مکمل کرے گا۔ آج کے اجلاس میں کمیشن نے گل بہار شاہ کی مزید گواہی سنی۔ گل بہار شاہ راولپنڈی کے اس ہوٹل کے منشی ہیں جس میں قاتل سید اکبر ٹھہرا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۶ اکتوبر کو میں حادثہ ہونے سے پہلے پولیس کے کسی افسر کو ہوٹل میں آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پولیس کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر اختر علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو وہاں موجود تھے ان سے پوچھا گیا بتاؤ کیا تم نے انہیں ہوٹل میں دیکھا تھا۔ گل بہار شاہ نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا۔ یاد رہے اختر علی نے پہلے اپنے بیان میں کہا تھا کہ میں ۱۶ اکتوبر کو ایسے شخص کی تلاش میں ہوٹل میں گیا تھا جس کے متعلق توقع تھی کہ وہ ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہاں گل بہار شاہ نے مجھے بتایا کہ ایبٹ آباد سے آیا ہوا ایک شخص ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے لیکن اس وقت وہ ہوٹل میں موجود نہیں ہے۔ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ وہ جلسہ میں گیا ہے تو میں اس کو تلاش کرتا ہوا وہاں بھی جاتا۔

مسئلہ کشمیر پر مزید غور و خوض قطعاً غیر ضروری ہے

سلامتی کونسل فوری اور موثر قدم اٹھائے

گوجرانوالہ ۱۸ جنوری۔ امور کشمیر کے وزیر ڈاکٹر محمود حسین نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث و تمحیص کا طویل سلسلہ اب ایسی منزل میں داخل ہو چکا ہے کہ جہاں مزید غور و خوض قطعاً غیر ضروری ہے۔ آج آپ نے یہاں کشمیری مہاجرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل اپنے کمیشن اور متعدد نمائندوں کی رپورٹ کے بعد اس مسئلہ کی صحیح اور پوری پوری تفصیلات سے واقف ہو چکی ہے۔ اب بحث و تمحیص میں مزید وقت ضائع کرنا بے معنی ہے۔ پاکستان اس تنازعہ کا جلد از جلد تصفیہ چاہتا ہے۔ اس بارے میں غیر معین عرصہ تک تعطل کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ پاکستان امن کا حامی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہر قیمت پر امن چاہتا ہے آپ نے مزید کہا صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ہمارا پیمانہ صبر اب لبریز ہو چکا ہے۔

ترجیحی حقوق کے معاہدے کی تنسیخ

تہران ۱۸ جنوری۔ ایران کی حکومت اس معاہدہ کو منسوخ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ جس کے تحت برطانیہ کو ترجیحی حقوق دیئے گئے تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

عہدیداران تحریک جدید سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے۔ وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقع عطا کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اور یہ وہ امر ہے۔ جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فیصلہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ثواب ملتا ہے۔ اور جو دوسرے کو نیکی کی تحریک کرے۔ اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک خود نیکی کرنے کا اور دوسرا نیکی کی تحریک کرنے کا۔ اسی طرح تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کرکے بھجواتا ہے۔ اسے ان دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو بیس ۲۰ آدمیوں سے چندہ وصول کرکے بھجواتا ہے۔ اسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے۔ تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے۔ اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے۔"

(منقول از اخبار الفضل ۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء جلد ۲۹ ع ۲۷۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا ارشاد عہدیداران جماعت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے التماس ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید میں شامل کرنا تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے کوشش فرمائیں کہ جماعت کا ہر بچہ۔ نوجوان اور بوڑھا۔ مرد۔ عورت تحریک جدید میں حصہ لے۔ اور آپ کی جماعت کی مکمل فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جلد سے جلد پیش ہو جائے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

روزنامہ الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۹ر جنوری ۵۲ء

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ہمارے دین کی پہلی دوسری اور تیسری بنیادی کتاب قرآن کریم ہے۔ جو کلام اللہ ہے۔ اور جو آج سے قریبا چودہ سو سال پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدنی العربی پر تدریج وحی ہوا تھا۔ اور جس میں دین کے تمام اصول اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی آخری ایڈیشن ہے۔ اور ہمارا اعتقاد ہے۔ جو قرآن کریم کی شہادت سے ہی قائم و مستحکم ہوتا ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی اللہ تعالیٰ کی شریعت نازل نہیں ہوگی۔ اور جو وحی یا الہامات صالحین شہیدوں۔ صدیقوں۔ نبیوں۔ مجددین اور ائمہ اسلام کو اس کے بعد ہوں گے۔ وہ اسی آخری شریعت کی تائید و تصدیق کے لئے ہی ہوں گے۔ ان میں کوئی شریعت کا نیا حکم نہیں ہوگا۔ ایسی وحی یا الہامات قرآن کریم ہی کی تبلیغ اور نشر و اشاعت اور اسکی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور جو تبشیر و تنذیر اسی میں ہے۔ اسکی تفسیر و تفہیم کے لئے ہوں گے۔ اب نہ کوئی ایسی وحی اور نہ کوئی ایسا الہام ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کے مخالف یا متضاد ہو۔ اللہ تعالیٰ نے

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے۔ فرما کر قیامت تک کے لئے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد دین میں زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ یہ ہر طرح سے کامل اور مکمل ہدایت نامہ ہے۔ اور انسانی حیات کی تکمیل کے لئے جتنی ہدایت کی ضرورت تھی۔ وہ سب اسی میں جمع کر دی گئی ہے۔

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ مگر اس کا دعویٰ ہے۔ کہ اس میں تفصیلاً لکل شیء موجود ہے۔ یہ قرآن کریم کا اپنا دعویٰ ہے۔ جس کو اس نے ایک بار نہیں۔ ایک طریق سے نہیں۔ بلکہ سینکڑوں بار اور ہزاروں طریق سے نہایت تحدی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم کی اکثر سورتوں کے آغاز میں کئی جگہ آخر میں اور کئی جگہ بطن میں کئی کئی پیرایوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تکمیل و تختیم اور انسانی زندگی کی رہنمائی میں اس کے مکتفی ہونے کو نہایت فصیح و بلیغ انداز سے بیان فرمایا ہے۔ شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین۔

یعنی یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں کچھ شبہ نہیں۔ کہ ہدایت ہے متقین کے لئے۔

پھر آپ جا بجا اسی قسم کے الفاظ دیکھیں گے۔

الرٰ۔ کتاب انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور (سورہ ابراہیم)

یعنی یہ کتاب ہے۔ جس کو ہم نے تم پر اس لئے اتارا ہے۔ کہ یہ لوگوں کو ظلمات سے نکال کر روشنی کی طرف لائے۔

الرٰ۔ تلک آیات الکتاب و قرآن مبین۔ (سورہ حجر)

یعنی یہ الکتاب اور قرآن کریم کی روشن آیات ہیں۔

الحمد للہ الذی نزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا (سورہ کہف)

یعنی اس اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔ جس نے اپنے عبد پر ایسی کتاب اتاری ہے۔ جس میں کوئی کجی نہیں رہنے دی۔

طٰہٰ۔ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی الا تذکرۃ لمن یخشٰی تنزیلا ممن خلق الارض و السمٰوات العلٰی (سورہ طٰہٰ)

یعنی ہم نے تم پر یہ قرآن کریم اس لئے نہیں اتارا۔ کہ تو مشقت میں پڑے۔ بلکہ یہ تو اس کے لئے نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور اس کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں۔

سورۃ انزلنٰھا وفرضنٰھا وانزلنا فیھا آیات بینات لعلکم تذکرون۔ (سورہ نور)

یعنی یہ سورہ جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور اس کو فرض کیا ہے۔ اور جس میں ایسی روشن آیات ہیں۔ تاکہ شاید تم نصیحت حاصل کرو۔

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا (سورہ فرقان)

یعنی مبارک ہے وہ ذات جس نے نیکی اور بدی میں فرق کرنے والا کلام اپنے بندے پر اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ وہ تمام عالموں کے لئے نذیر بنے۔

تلک آیات القرآن وکتاب مبین ھدیً وبشریٰ للمومنین (سورہ نمل)

یعنی یہ آیات ہیں قرآن کریم اور روشن کتاب کی جو ہدایت ہے اور خوشخبری ہے۔ مومنین کے لئے۔

ہم نے یہ چند آیات بعض سورتوں کے آغاز سے یونہی نمونے کے لئے لے لی ہیں۔ صرف ان پر ہی غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے اپنے متعلق ہدایت کاملہ ہونے کے دعاوی ظاہری اور باطنی ہیں۔ انسانی زندگی کی تمام وسعت پر حاوی ہیں۔ انسانی زندگی کا کوئی ظاہری اور باطنی پہلو نہیں۔ جس کو نظر انداز کیا گیا ہو۔ یہ متقین کے لئے مکمل ہدایت نامہ ہے۔ یہ انسان کو تمام تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ روشنی کا مینار ہے۔ اس میں کوئی کجی اور ٹیڑھا پن نہیں۔ یہ مکمل نصیحت نامہ ہے۔ اس میں وہ فرائض بتائے گئے ہیں۔ جو انسان کو بلحاظ انسان کے بجا لانا ضروری ہیں۔ یہ ظالموں اور بدکرداروں کو انجام سے ڈراتا ہے۔ اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان انعامات کی خوشخبری سناتا ہے۔ ان کی تفصیل بتاتا ہے۔ جو اس کو اللہ تعالیٰ سے آخر میں ملنے والے ہیں۔

یہ چند نمونے ہیں ان دعاوی کے جو اللہ تعالیٰ کی یہ آخری کتاب ان پیارے اور دلکش الفاظ میں پیش کرتی ہے۔ اگر ان تمام دعاوی کو الگ کر کے جو اس نے جا بجا کئے ہیں۔ غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس میں نہ صرف زندگی کے ان تمام مسائل کو سمجھایا گیا ہے۔ جو آج تک انسان کو درپیش آئے ہیں۔ بلکہ ان مسائل کے متعلق بھی مکمل رہنمائی کی گئی ہے۔ جو قیامت تک کسی وقت ترقی یافتہ سے ترقی یافتہ زندگی میں درپیش آسکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کو نہ صرف تمام موجودہ مذہبی کتابوں کے مقابل اعلیٰ اور اکمل کتاب کے طور پر پیش کیا ہے۔ بلکہ حضور ؑ نے نہایت تحدی سے چیلنج کیا ہے۔ کہ زندگی کے مسائل کے متعلق اپنی حکمتوں اور سائنسوں کو مقابل میں لے آؤ۔ انشاء اللہ قرآن کریم ان سب پر بھاری ثابت ہوگا۔ اس کی حکمتوں کے سامنے تمہارے فلسفے اور سائنس کے نتائج پست اور طفلانہ معلوم ہوں گے۔

حضور ؑ کا یہ چیلنج سب سے پہلے حضور اقدس ؑ کی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں نہایت تفصیل اور براہین محکم اور گرانقدر نقد انعام کے ساتھ موجود ہے۔ آپ کی یہی وہ تصنیف ہے۔ جس کے پہلے حصوں کی اشاعت پر ملک کے طول و عرض میں تحسین و آفرین کا شور مچ گیا تھا۔ اور مخالفین تک نے اسکی تعریف میں بلند آہنگ اور طویل تبصرے شائع کئے تھے۔ حتی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو بعد میں حضور کے شدید ترین مخالف بن گئے تھے۔ یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں اسلام کی تائید میں ایسی کتاب نہیں تصنیف ہوئی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف۔ تمام تقاریر۔ تمام کلام الغرض حضور کی ہر جنبش قلم اور ہر حرکت لب قرآن کریم کی توصیف میں ایک مدحیہ ہے۔ ایک قصیدہ ہے۔ اس لئے قرآن کریم یا دوسرے لفظوں میں اسلام کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے حضور کی تصانیف ہمارے لئے بہترین ذریعہ ہیں۔

قرآن کریم ایک بے کنارہ سمندر ہے۔ جواہرات کا ایک لامحدود خزانہ ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سمندر کے ہر قطرہ کو جانچا اور اس خزانہ کے ہر گوہر کو اپنے اسوۂ حسنہ کی کسوٹی پر پرکھا۔ آپ کے بعد خلفائے راشدین رضی ائمہ۔ مجتہدین۔ مجددین اور صلحائے اسلام نے اپنے اپنے زمانے میں اس کے فیض کو عام کیا۔

لیکن آج جبکہ انسان نے علوم و فنون میں بے حد ترقی کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک غلام کو کھڑا کیا۔ تاکہ وہ دین کو جو ثریا پر چڑھ گیا تھا۔ پھر زمین پر اتار لائے۔ اور قرآن کریم کے سمندر سے حکمتوں کے وہ موتی نکال نکال کر منظر عام پر لائے جو عقلیت کے اندھیروں کی وجہ سے فلاطونان زمانہ کی آنکھوں سے اوجھل پڑے ہوئے ہیں۔ اسی غرض کے لئے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی وہ قرآن کریم لے کر دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اور اپنی کمزوریوں کے باوجود اس کام کی ابتدا کر چکی ہے۔ جس کی انتہا اللہ کریم کو ہی معلوم ہے۔ یہ جماعت وہ سچے موتی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے بے کنارہ سمندر سے غوطہ زنی کر کے نکالے ہیں۔ لے کر زمانے کے جوہریوں کو پرکھنے کے لئے پیش کر رہی ہے۔ آنکھوں والے ان کی قدر پہچاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ دنیا کی سعید روحیں جلد یا بدیر اللہ تعالیٰ کے کلام کو پہچان لیں گی۔ اور زندگی کا جو مکمل پروگرام اس نے پیش کیا ہے۔ اس پر آہستہ آہستہ تمام دنیا عمل پیرا ہوتی چلی جائے گی۔ اور یہی دنیا وہ مقدس جنت بن جائے گی۔ جس کو بنانے کے لئے صانع کائنات نے وقتاً فوقتاً اپنے روحانی انجینئر اور معمار بھیجے ہیں۔

سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

جنوری ۵۲ء سے کام کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ تمام جماعتوں کے سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو جماعتوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

یادِ ایام

کلمہ توحید کی حقیقت

آج سے چھیالیس سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر

اب صاحبو! آرام سے سن لو اگرچہ میری طبیعت بیمار ہے۔ اور میں اس لائق نہ تھا۔ کہ کھڑا ہو کر ایک بھی تقریر کرتا۔ تاہم میں نے خیال کیا کہ لوگ دور دور سے آئے ہیں۔ تاکہ ہماری باتیں سنیں۔ ایسی صورت میں کچھ نہ کہنا معصیت میں داخل ہو گا۔ لہٰذا باوجود حالت بیماری کے میں نے مناسب جانا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھے ہدایت دی ہے۔ اس سے سب لوگوں کو ہدایت دوں۔

سمجھنا چاہیئے کہ میں کئی بار ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ تمہیں صرف اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ قرآن شریف کے پڑھنے والے اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف زبان پر راضی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں یہودیوں کے قصے درج ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضل پہلے ہوتے۔ لیکن جب ایسا زمانہ آیا۔ کہ ان کی باتیں صرف زبان تک محدود رہ گئیں ان کے دل دغا اور خیانت اور خیالات بد سے پر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے عذاب ان پر وارد کئے اور یہاں تک کہ ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنایا گیا ہے۔ حالانکہ توریت اور زبور ان کے پاس تھی اور وہ اس پر ایمان ظاہر کرتے تھے۔ اور سارے نبیوں کو مانتے تھے۔ لیکن خدا نے ان کو پسند نہ کیا۔ کیونکہ ان کی باتیں صرف زبان پر تھیں۔ اور ان کے دلوں میں کچھ نہ تھا خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس کے پاس صرف زبان ہو اور دل میں کچھ نہ رکھتا ہو خوب یاد رکھو ہرگز اتنے پر خوش نہ ہو کہ تم زبان سے اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہو۔ جو ایمان صرف زبان پر ہے۔ اور دل کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ وہ گندہ ناکارہ اور کمزور ہے وہ نہ اس جہان میں تمہارے کسی کام آ سکتا ہے اور نہ اس جہان میں جب تک انسان کا دل سب باتوں کو چھوڑ کر صرف خدا کی طرف متوجہ نہ ہو جائے۔ اور در حقیقت دین دنیا پر مقدم نہ ہو جائے۔ تب تک خدا راضی نہیں ہوتا مخلوق کو تم دھوکا دے سکتے ہو۔ ظاہری نمازیں پڑھ سکتے ہو۔ ظاہری روزے رکھ سکتے ہو دکھانے کے واسطے زکوٰۃ دے سکتے ہو مگر یہ دھوکا مخلوق کو دیا جا سکتا ہے۔ خدا تمہارے دھوکا میں نہیں آ سکتا اتنے پر خدا تم سے راضی نہیں ہو گا۔ کہ تم زبان سے کلمہ پڑھتے ہو اور کلمہ گو کہلاتے ہو

کلمہ شریف کا مفہوم

کلمہ کے معنی کی طرف غور کرو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں اللہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنی معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہیں۔ یہ کلمہ قرآن شریف کا خلاصہ ہے۔ جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ اگر لمبی کتابوں کو یاد کرنا ہر ایک کے واسطے مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ اس نے ایک مختصر سا کلمہ سنا دیا ہے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب تک خدا کو مقدم نہ کیا جاوے جب تک خدا کو معبود نہ بنایا جاوے۔ جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جاوے۔ انسان کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں داخل ہوا۔ لوگوں نے اس حدیث کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف زبان سے یہ کلمہ پڑھ لینا کافی ہے اور صرف ماننے سے انسان بہشت میں داخل ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا۔ وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ در حقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دل میں داخل کر لیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ ان کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے۔ تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا۔ بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہیں۔ پس وہ مقام جو ابدال کا مقام ہے اور وہ جو قطب کا مقام ہے۔ اور وہ جو غوث کا مقام ہے۔ وہ یہی ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر دل سے ایمان ہو اور اس کے سچے مفہوم پر عمل ہو۔ یہ فخر مت کرو کہ ہم کسی بت کی پرستش نہیں کرتے علاوہ نہ کسی انسان کی پوجا کرتے ہیں۔ بت پرستی اور انسان پرستی سے پرہیز تو ایک موٹی بات ہے۔ ہندو جو حقائق اور معارف نہیں جانتا۔ وہ بھی اب تو بتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا مفہوم اس پر ختم نہیں ہو جاتا۔ کہ بتوں کی پوجا سے تم پرہیز کرو۔ بلکہ اس کے سوائے اور بہت سے جھوٹے معبود ہیں۔ اور ان سب کا ترک کرنا لازمی امر ہے۔ جیسا کہ انسان کا ہوا و ہوس کے پیچھے چلنا اور اتباع شہوت کرنا اور طرح طرح کی بدیوں کی پیروی کرنا یہ سب انسان کے واسطے بُت ہیں جن کی وہ پوجا کرتا ہے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ میں سب کی نفی کی گئی ہے۔ یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوا تمام الٰہوں کی نفی کرتا ہے۔ تمام نفسی اور آفاقی الٰہ باہر نکال کر اپنے دل کو ایک اللہ کے واسطے پاک صاف کرنا چاہیئے۔ بعض بُت ظاہر ہیں۔ مگر بعض بت باریک ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کے سوائے اسباب پر توکل کرنا بھی ایک بت ہے مگر یہ ایک باریک بُت ہے جیسا کہ عالم جسمانی میں بعض بیماریاں باریک ہوتی ہیں۔ مثلاً تپ دق اور بعض بیماریاں موٹی ہوتی ہیں مثلاً نسیا محرقہ کہ دیکھنے والا فوراً کہہ دیتا ہے کہ یہ بیمار معرض ہلاکت میں ہے۔ ایسا ہی موٹے اور ظاہری بُت ہیں۔ ان سے مخلصی سہل ہے۔ دیکھو ایک زمانہ تھا کہ تمام پنجاب ہندوستان بُت پرستوں سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ان کا بہت حصہ مسلمان ہو گیا جو ہمارے سامنے موجود ہے اور جو باقی رہ گئے وہ بھی بتوں سے نفرت کرتے جاتے ہیں۔ ان بتوں کے بے کار ہونے کی یہی دلیل موجود ہے کہ خود بُت پرستوں نے بھی ان کو شناخت کیا اور چھوڑ دیا لیکن وہ باریک بُت جو لوگ اپنی بغلوں کے اندر دبائے پھرتے ہیں۔ ان کا نکالنا ایک مشکل امر ہے۔ بڑے بڑے فلسفی اور حکیم ان کو اپنے اندر سے نہیں نکال سکتے۔ وہ نہایت باریک کیڑے ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کی خوردبین کے سوائے نظر نہیں آ سکتے وہ بڑا ضرر انسان کو پہنچاتے ہیں۔ وہ بُت جذبات نفسانی کے ہیں۔ جو کہ انسان کو خدا تعالیٰ اور اپنے ہم جنسوں کی حقوق تلفی میں حد سے باہر لے جاتے ہیں۔ بہت سے پڑھے لکھے جو عالم کہلاتے ہیں اور فاضل کہلاتے ہیں اور مولوی کہلاتے ہیں اور حدیثیں پڑھتے ہیں۔ اپنے آپ میں ان بتوں کی شناخت نہیں کر سکتے۔ اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ ان بتوں سے بچنا بڑے بہادر آدمی کا کام ہے۔ جو لوگ ان بتوں کے پیچھے لگتے ہیں۔ وہ آپس میں نفاق رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق تلف کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک شکار مارا ہے۔ حد سے زیادہ اسباب پر زور مارتے ہیں اور ان کا تمام بھروسہ ان اسباب ہی پر ہوتا ہے۔ جب تک ان باتوں کا قلع قمع نہ کیا جائے۔ توحید قائم نہیں ہو سکتی۔ بہت سے لوگ اصل حقیقت کو نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے؟ افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا۔ بے شک نہیں پڑھتے۔ کلمہ بیہودہ نہیں کہ وہ بے اثر ہو کلمہ طیبہ کو اگر کوئی شخص دل سے پڑھے اور اس پر کاربند ہو تو وہ دین دنیا کے امور کے واسطے کافی ہے۔ میں اس جگہ ایک معمولی واعظ کی طرح کھڑا ہو کر باتیں نہیں کرتا۔ بلکہ میں اپنی شہادت پیش کرتا ہوں۔ کہ اس کلمہ کے کس قدر فوائد عظیم ہیں۔ کوئی چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے۔

مگر بات یہی سچ ہے جو میں اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ میں اپنی جماعت میں بھی دیکھتا ہوں۔ کئی بلکہ بہت ایسے ہیں کہ جس توحید کی طرف خدا انہیں بلاتا ہے۔ وہ اسکو قبول نہیں کرتے۔ خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل نہیں۔ توحید کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کے اندر سے وہ تمام بُت نکل جاویں۔ جن کی وجہ سے وہ حسد۔ بغض۔ ریاکاری۔ غیبت۔ خیانت وغیرہ بدیوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ جب تک یہ چیزیں اپنے اندر سے نکال نہ دے۔ تب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والا نہیں۔ کیونکر سچا قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب تک کُل کی نفی نہ کی جاوے تو صرف منہ سے کہہ دینا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ خدا کو واحد لاشریک وہی سمجھتا ہے۔ جو نفسانی جذبات کے وقت حسد اور غصہ کو ایک دم میں اپنا خدا بنا نہیں لیتا۔ جب تک کہ کل جھوٹے معبود جو کہ چوہوں کی طرح انسان کے دل کی زمین کو بار بار کرتے ہیں۔ بھسم نہ کر دیئے جائیں۔ تب تک انسان صاف نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ زمینی چوہے طاعون لانے والے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی یہ چوہے انسان کے دل کو خراب کر کے اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس بات کو غور سے سنو۔ اور خوب یاد رکھو۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس مجمع میں جو لوگ جمع ہیں۔ ان میں سے سال آئندہ تک کون زندہ ہو گا۔ اور کون زندہ نہ ہو گا۔ اس بات پر ہرگز فخر نہ کرو کہ ہم لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہیں۔ جب تک کہ اس کے اصل مفہوم کو حاصل نہ کر لو۔ عیسائی اور آریہ اور برہمو اور یہودی موجود ہیں۔ جو کہ اپنے آپ کو توحید کا قائل بتلاتے ہیں۔ مگر مقبول وہ ہیں۔ جو عمل کرتے ہیں۔

(ماخوذ از تقریر حضرت مسیح موعودؑ جلسہ ۱۹۰۶ء)

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو! نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مسئلہ جہاد اور مسلمان علماء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی برتری کا اعتراف

از مکرم نصیر احمد صاحب ناظر منتظم جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲)

مسلمانوں کا کثیر التعداد ہونا تبلیغ کا نتیجہ ہے

مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کی یہ بڑی تعداد تبلیغ کا ثمرہ ہے۔ باہر سے کتنے مسلمان یہاں آئے۔ زیادہ سے زیادہ دو تین چار پانچ لاکھ کہہ لو مگر آج یہ دس کروڑ ہو گئے ہیں یہ سب علماء کی کوششوں اور اسلام کی حقانیت اور اسلام کی سچائی سے مسلمان ہوئے ہیں

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟

بادشاہوں نے کبھی تبلیغی مشن قائم نہیں کئے اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا میں نہیں کہتا یورپین مصنف لکھتے ہیں مسٹر آرنلڈ نے لکھا ہے کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلتا تو دہلی کے نواح میں مسلمان ۹۸ فیصدی اور غیر مسلم ۲ فیصدی نہ ہوتے ....

بہرحال تبلیغ دین ہم سب کا فرض ہے اسلام دنیا بھر کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسے ہر جگہ پہنچائے حضور کا ارشاد ہے بلغوا عنی ولو آیۃ ... ہمیں ہر حیثیت سے ہندوستان میں اسلام کا کام کرنا ہے مگر صلح سے اور پریم سے کام نہ کرو گے تو کامیابی مشکل ہے آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ ان سب کا جواب منظم طریقہ سے جواب دو مناظرہ کا جواب مناظرہ ہے۔ اخباروں کا جواب اخباروں سے پمفلٹوں کا جواب پمفلٹوں سے تحریر کا جواب تحریر سے تقریر کا جواب تقریر سے دو مگر جواب میٹھا اور شیریں ہونا چاہیئے"

(شہباز لاہور ۵ مئی ۴۹ء بحوالہ تنظیم اہل سنت ص ۲۳ و ۲۲۵)

اب ان حوالہ جات سے جو کہ بطور نمونہ مشتے از خروارے میں نے پیش کئے ہیں اہل حق پر یہ بات روز روشن ہو جائے گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کیلئے جو طریقہ پیش کیا تھا آج مسلمانوں کو اس کے تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں اور یہ آپ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا اقرار ہر انصاف پسند کو کرنا پڑے گا۔ گویا آپ کی تحریرات نے زمانہ مابعد کے مصنفین کا طرز استدلال ہی بدل دیا ہے۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ!

جہاد اور اصولی تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے پیش کرنے کے بعد میں یہ بات ثابت کر دوں گا کہ جہاد کا مفہوم اور جو شرائط آپ نے بیان فرمائی ہیں آج اہل اسلام انکو بھی تسلیم کرتے جا رہے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"یہ بھی یاد رہے کہ اللہ جلشانہٗ نے قرآن کریم میں تدبیر اور انتظام کیلئے ہمیں حکم فرمایا ہے اور ہمیں مامور کیا ہے کہ جو احسن تدبیر اور انتظام خدمت اسلام کیلئے ہم قرین مصلحت سمجھیں اور دشمن پر غالب ہونے کیلئے مفید خیال کریں وہی بجا لاویں جیسا کہ عزّ اسمہ فرماتا ہے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ یعنی دینی دشمنوں کیلئے ہر ایک قسم کی تیاری جو کر سکتے ہو کرو اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جو قوت لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اب دیکھو یہ آیت کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے کہ جو تدبیریں خدمت اسلام کیلئے کارگر ہوں سب بجا لاؤ اور تمام قوت اپنی فکر کی اپنے بازو کی اپنی مالی طاقت اپنے احسن انتظام کی اپنی تدبیر شائستہ کی اس راہ میں خرچ کرو تا تم فتح پاؤ"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو میرے آنے کی دو غرضیں ہیں" "اس وقت خدا تعالے نے مجھے بھیجا ہے تا میں ادیان باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علمی دلائل کے انوار اور برکات اور انوار سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی حمایت میں ظاہر ہوتے رہے ہیں پس اس غرض کیلئے خدا تعالے نے مجھے بھیجا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا ..... ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں ... جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا اور مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اٹھائی میں بہت مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ وہ تلوار محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی۔ اور وہ اس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے بڑھ گئے اور بے کس مسلمانوں کے خون سے زمین سرخ ہو گئی"

(لیکچر لدھیانہ ۱۹۰۵ء)

ان تحریرات کی رو سے حضرت اقدس کا یہ مدعا ہے

اوّل اسلام کیلئے ہر قسم کی جائز جد و جہد کا نام جہاد ہے۔

دوئم اصل جہاد تبلیغ ہے

سوئم تلوار اٹھانے کی اجازت مدافعت کی وجہ سے تھی اور اس کی ابتداء کفار نے کی تھی

چہارم دین کے معاملہ میں جبر نہیں۔

پنجم تلوار کا استعمال مسلمانوں کو کفار کے انتہائی مظالم کے نتیجہ میں مجبوراً کرنا پڑا۔

یہ تھیں وہ جہاد کے متعلق اصولی ہدایات اور اسکی اقسام جو آپ نے عین تعلیم اسلامی کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کیں لیکن ناقدر شناس قوم نے اس گوہر یکتا کی قدر نہ کرتے ہوئے آپ کی مخالفت کی۔ انہیں کیا خبر تھی کہ عنقریب ہی وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ قوم اس غلط عقیدہ کو خلاف عقل سمجھ کر ترک کر دے گی اور اس کی بجائے آپ کی صحیح بات کو تسلیم کرے گی کاش اگر آج وہ زندہ ہوتے تو اپنی غلطی کا خود ہی اعتراف کر لینے پر مجبور ہو جاتے۔

اب میں اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے وہ دلائل آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کو دیکھ کر ہر منصف مزاج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان علمی فتح کا اقرار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں پائیگا۔

سید سلیمان صاحب ندوی فرماتے ہیں:-

"یہ وہ حقیقت ہے جس کی صدا آج ہر در و دیوار سے آتی ہے لیکن شاید لوگوں کو معلوم نہیں کہ دنیا میں اس حقیقت کا اعلان سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہوا اور ظاہر ہے کہ جو مذہب اپنی اشاعت کے لئے صرف دعوت و تبلیغ کا راستہ رکھتا ہو جس نے اس کے اصول بتائے ہوں جس نے عقل و بصیرت اور فہم و تدبر کا ہر معاملہ میں لوگوں سے مطالبہ کیا ہو ہر قدم پر عقلی استدلال اور مصلحت و حکمت کا اظہار کیا ہو وہ کیونکر جبر و اکراہ اور زور و زبردستی کے طریقہ کو اختیار کر سکتا تھا۔ اسلام نے نہ صرف یہ کہ مذہب کی جبری اشاعت کو ناپسند کیا بلکہ اس کا فلسفہ بتایا کہ مذہب زبردستی کی چیز نہیں۔

اسلام میں مذہب کا اولین جزء ایمان ہے ایمان یقین کا نام ہے اور دنیا کی کوئی طاقت کسی کے دل میں یقین کا ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کر سکتی بلکہ خنجر سے تیز تلوار کی نوک بھی کسی لوح دل پر یقین کا کوئی حرف نقش نہیں کر سکتی" (سیرۃ النبی جلد چہارم صفحہ ۲۵۸)

پھر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ جہاد کی شرط غیبت مظلوموں کی حمایت اور جلاوطنوں کے حق دلانے کا راستہ کھولنے اور عقیدہ کی آزادی حاصل کرنے کے لئے ہوئی تھی۔ قرآن کی اس آیت میں وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ (انفال ع ۵) فتنہ سے مراد عقیدہ اور مذہب کی آزادی نہ ہونا ہے۔ حضرت ابن عمر صحابیؓ کی خانہ جنگیوں میں شریک نہ تھے۔ ایک شخص نے ان سے آکر کہا کیا خدا نے فتنہ کو مٹانے کے لئے لڑنے کا حکم نہیں دیا اور اوپر کی آیت پیش کی آپ نے جواب دیا کہ:

"ہم یہ فرض آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ادا کر چکے ہیں۔ جب مسلمان کم تھے تو انسان اپنے دین کے سبب سے فتنہ میں مبتلا کیا جاتا تھا اس کو لوگ یا مار ڈالتے تھے یا قید کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تو پھر فتنہ باقی نہ رہا"

(سیرۃ النبی جلد چہارم ص ۲۶۲ و ۲۶۳)

اسی طرح آپ اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد پنجم میں جہاد کے زیر عنوان ایک مبسوط مقالہ تحریر فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:-

"جہاد کے معنے عموماً قتال اور لڑائی کے سمجھے جاتے ہیں مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط ہے ..... اس کے معنے محنت اور کوشش کے ہیں اسی کے قریب قریب اس کے اصطلاحی بھی ہیں یعنی حق کی بلندی اور اس کی اشاعت اور حفاظت کیلئے ہر قسم کی جد و جہد کرنا قربانی اور ایثار گوارا کرنا اور ان تمام جسمانی و مالی و دماغی قوتوں کو جو اللہ تعالے کی طرف سے بندوں کو ملی ہیں اس کی راہ میں صرف کرنا یہاں تک کہ اس کے لئے اپنی اپنے عزیز و اقارب کی اہل و عیال کی — خاندان و قوم کی جان تک کو قربان کر دینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنوں کی کوششوں کو توڑنا۔ ان کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا ان کے حملوں کو روکنا۔ اور اس کے لئے جنگ کے میدان میں اگر ان سے لڑنا پڑے تو اس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا یہی جہاد ہے"

(جلد پنجم صفحہ ۲۹۹)

پھر فرماتے ہیں:-

"افسوس ہے کہ مخالفوں نے اتنے اہم اور ضروری اور وسیع مفہوم کو جس کے بغیر دنیا میں کوئی تحریک نہ کبھی سرسبز ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے صرف دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کے تنگ میدان میں محصور کر دیا" (ص ۲۹۹)

(باقی آئندہ)

احادیث الرسول

عیادت

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ بندہ کہیگا۔ خدایا! تیری عیادت کیسی؟

آپ تو رب العالمین ہیں

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔ تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی تھی اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو اس کے پاس مجھے پاتا۔ (مسلم)

چند روز ہوئے یہاں ایک احمدی دوست کی بیمار پرسی کے لئے ہم چار دوست گئے۔ دعائیہ کلمات برائے شفاء کاملہ وصحت عاجلہ کہنے کے بعد بیمار دوست سے امور مختلفہ پر بات چیت کرتے رہے۔ اور آتی دفعہ بھی اس کو تسلی دی۔ دوران بیمار پرسی میں ہم سب نے محسوس کیا۔ کہ ہمارے یہاں آنے سے نہ صرف اس کو اطمینان ہوا ہے۔ بلکہ باتیں کرتے کرتے وہ بیمار دوست اٹھ کر بیٹھ بھی گیا۔ تیسرے روز یہ دوست عاجز کے مکان پر ملنے کے لئے آئے۔

اسوۂ رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات امت مسلمہ کے لئے سراسر برکت اور رحمت ہیں مگر ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ ان کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کے پاس جایا کرتے۔ ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کرتے

"کوئی فکر کی بات نہیں خدا چاہے تو تو اچھا ہو جائیگا" (بخاری)

اور بیمار کیلئے دعا کیا کرتے۔ اور صحابہ کرام کو بیمار پرسی کے لئے حکم دیا کرتے اور فرماتے۔

"بیماروں کی بیمار پرسی کرو۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ قیدیوں کو آزاد کراؤ" (بخاری)

در اصل عیادت کا حکم اسلام کے اجتماعی احکام پر مبنی ہے جس کی غرض وغایت باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے پر ہے۔ تاکہ قوم میں مساوات اور اخوت کی مبارک فضا پیدا ہو۔ اور یہی فضا قوم کی ترقی اور خوشگواری کا باعث ہوا کرتی ہے۔ بیمار پرسی سے کینہ۔ بغض وغضب اور باہمی شکوے۔ رنجشیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی جگہ باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور نفسیاتی لحاظ سے مریض کی شفا اور سکون کا باعث بھی ہے۔ اسلام اخلاق کی بلند اسٹیج قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور نہ صرف ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان سے اچھے تعلقات بنانے پر ترغیب اور تاکید کرتا ہے۔ بلکہ دوسری اقوام کے افراد سے بھی عمدہ تعلقات بنانے پر زور دیتا ہے۔ بانیٔ اسلام کی بعثت کی غرض ہی قیام اخلاق ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں

"بُعثت لاتمم مکارم الاخلاق"

کہ میں دنیا میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے آیا ہوں"

الغرض بیمار پرسی اسلامی اخلاق کی منازل میں سے ایک منزل ہے۔ جو قوم میں خیر۔ برکت۔ تعاون اور باہمی مشکلات کے حل کے لئے ایک مبارک قدم ہے۔ اور تربیت کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ اور رضائے الٰہی کے حصول کا وسیلہ

آداب عیادت نفسیاتی لحاظ سے بیمار کے پاس کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ جو اس کی تکلیف کا باعث ہو۔ بلکہ باتوں باتوں میں اس کے قلب پر اثر ہو۔ کہ میری بیماری معمولی ہے۔ اور مجھے شفا ہو جائے گی۔ ہر شخص کو بیمار پرسی کے وقت علاج بتلانے کی ضرورت نہیں۔ یہ کام صرف ڈاکٹروں سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر شخص کے جسم میں الگ الگ صلاحیت ہوتی ہے۔ اور اسی کی تشخیص کے مطابق ڈاکٹر یا تجربہ کار شخص دوائی تجویز کر سکتا ہے۔ بعض بیماریاں اس قسم کی بھی ہوتی ہیں۔ کہ جن میں بیمار پرسی کرنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ یا بیماری کے پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کی شفا کے لئے خود بھی دعا کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں سے کروانی چاہیئے۔ مریض کے رشتہ داروں سے مل کر ہمدردی کی جائے۔ اور اگر مالی کمزوری کی وجہ سے ڈاکٹری علاج میں کوئی کمی ہو رہی ہو۔ تو اسے بذریعہ تعاون دور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ کل کسی دوسرے کی باری آجائے۔ اور اسے بھی یہی مشکل ہو۔ اور اس وقت مریض یہ کہے۔

"دیکھو کسی کو میری مصیبت کا خیال بھی نہیں"

یہ سب باتیں بیمار پرسی میں آجاتی ہیں۔ بیمار کی بیماری سے اٹھنے کے بعد بھی اس کی خوشی میں شریک ہونا چاہیئے۔ اور اسے مبارکباد دینی چاہیئے عاجز نے شام ولبنان میں اس بات کا بڑا ہی اہتمام دیکھا ہے۔ بلکہ اخبارات میں اس امر کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں صاحب فلاں وقت سے لے کر فلاں وقت تک بیمار پرسی کے لئے دوستوں کو مل سکیں گے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کے ذرائع میں سے ایک اساسی ذریعہ باہمی تعلقات کے اچھے ہونے پر بھی ہے۔ اور بیمار پرسی باہمی تعلقات میں یقیناً ممد ہے

اعلان معافی

مولوی سلیم اللہ صاحب عربک ٹیچر اوکاڑہ کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اس وقت بعض شرائط پر مولوی صاحب نے ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ اور کچھ رقم نقد بھی ادا کر دی ہے۔ لہذا حضور کی منظوری سے معاف کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ترقی کرنیوالے طلباء کے لئے رہنمائی اور مشورہ

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

جماعت احمدیہ کے بچے خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہونہار اور ترقی کرنے والے ہیں۔ تجربہ کی بناء پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس لائن کو انہوں نے اختیار کیا۔ اس میں وہ کامیاب ہوئے۔ اور ان کا وجود محکمہ متعلقہ میں نمایاں نظر آنے لگا۔ مگر کسی جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ صرف ایک لائن ہی اختیار نہ کرے۔ بلکہ مختلف لائنوں کو اختیار کر کے اس میں کامیابی حاصل کرے۔ اور جماعت کی ترقی کا موجب ہو۔ جماعت احمدیہ کے نوجوان اگرچہ بالعموم دینی خدمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن جو نوجوان دنیاوی لائن اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں بھی چاہیئے۔ کہ بھیڑ چال کے طور پر صرف ایک ہی لائن اور ایک ہی محکمہ اختیار نہ کریں۔ بلکہ مختلف محکموں میں جائیں۔ اور ان میں ترقی کر کے دنیوی اور دینی فوائد حاصل کریں۔

اس وقت موٹے موٹے محکمے فوج۔ پولیس ایڈمنسٹریشن۔ ریلوے فنانس۔ اکونٹس۔ کسٹمز انجینئرنگ وغیرہ ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں میں سے جو اٹھتا ہے۔ فوج میں بھرتی ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہمارا ایڈ ولیورشن Proportion دوسرے محکموں کی نسبت سے بہت زیادہ ہے۔ مگر صرف ایک ہی محکمہ میں ہمارے نوجوانوں کا ہونا ہمیں جماعتی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

واضح رہے۔ کہ نظارت ہذا کا اس بیان سے یہ مقصد ہے۔ کہ فوج میں صرف کمیشن وغیرہ کے حصول کے لئے جانا۔ اور اس کے مختلف شعبوں کو نظر انداز کرنا درست طریق نہیں۔ بلکہ فوج کے مختلف شعبوں میں جانا چاہیئے۔ تاکہ جماعتی مفاد حاصل ہو۔ پس جماعت کے وہ احباب جو اپنے بچوں سے نوکری کرانا چاہتے ہیں۔ وہ دنیاوی فائدہ کے ساتھ دینی فائدہ بھی ملحوظ رکھ لیا کریں۔ اس طرح وہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہو جائیں گے۔

جہاں بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ مثلاً کراچی۔ لاہور۔ سرگودہا لائلپور۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ پشاور۔ مردان۔ شیخوپورہ وغیرہ وغیرہ ان جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان اپنے سیکرٹری صاحبان تعلیم وتربیت کی شمولیت سے ایسی سب کمیٹیاں تجویز کر دیں۔ جو آپ اپنے حلقہ کے طلباء سکول و کالج کو مفید مضامین جو ضرورت زمانہ کے مطابق ہوں مشورہ ہدایت دیں۔ آج کل سائنس اور اس کے متعلقہ علوم کی ضرورت ہے۔ طلباء محنت کے خوف سے ادھر کم آتے ہیں۔ حالانکہ علمی وعملی طور پر یہ علوم بہت مفید ہیں۔ ضرورت کے ماتحت اس سب کمیٹی کا نمائندہ متعلقہ سکول کے ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل سے ملکر طالب علم کی ذہنی تربیت اور تعلیمی رجحان کو مدنظر رکھ کر مشورہ لے کر والدین کو مشورہ دیں۔ کہ وہ اپنے بچے کی تعلیم وتربیت اس طرز پر کرائیں تاکہ بچے کی عمر اور والدین کا روپیہ مفید طور پر استعمال میں آوے۔ نظارت ہذا اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب جماعت کو متنبہ کرتی ہے۔ اور ہدایت کرتی ہے۔ کہ اگر پہلے نہیں تو آئندہ ہی وہ اس بات کا خیال کر کے اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔ اور نوجوانوں کو مختلف محکموں میں بھجوانے کیلئے ابتدا ہی سے تعلیمی مشورہ لے لیا کریں۔

چونکہ یہ دن تعلیمی سال کے آخری دن ہیں۔ اور امتحانات کے بعد طلباء مختلف جماعتوں میں ترقی پائیں گے۔ اور اپنے لئے

جن سنگھ کا نصب العین ـ جنگ کی باتیں

لکھنؤ کے مشہور کانگریسی روزنامہ "قومی آواز" نے اپنی حالیہ اشاعت میں جن سنگھ کے نعروں اور نصب العین پر ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"جن سنگھ کا نصب العین ہے۔ ہندوستان کی پراچین سنسکرتی یعنی قدیم تہذیب کو زندہ کرنا۔ جن سنگھ کا دوسرا نعرہ یہ ہے۔ کہ جنگ کر کے ہندوستان اور پاکستان کو ایک بنا دیا جائے۔ یہ جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہندوستان کی زندگی پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ اور یہ کہ اس جنگ سے کیا پاکستان اور ہندوستان کا اتحاد ہو جائے گا۔ ان باتوں پر بھی جن سنگھ نے کوئی روشنی نہیں ڈالی ہے۔ اور نہ یہ جماعت اس پہلو پر کوئی روشنی ڈالے گی۔ کیونکہ زیادہ وضاحت کرنے سے اس کے جھوٹ کا پول کھل جائے گا۔

اس زمانہ میں اور جنگ کی باتیں!!! کوریا کا انجام آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہاں کی ایک تہائی آبادی لڑائی قحط اور بیماریوں کی نذر ہو چکی ہے۔ شہر کے شہر کھنڈر بن گئے ہیں۔ کارخانے برباد ہو گئے۔ کھیت اجڑ گئے۔ مویشی موت کے شکار ہو گئے۔ اس خوفناک تصویر کو دیکھنے کے بعد جنگ کی باتیں!!!

ہندوستان کے پاس کھانے کو موجود نہیں ہے ملک میں قحط کے سے حالات ہیں۔ اس حالت میں اگر جنگ چھیڑی گئی۔ تو کیا سارے ہندوستان کی ویسی حالت نہ ہو جائے گی۔ جیسی گزشتہ جنگ میں بنگال کی ہو گئی تھی۔ بددیانتی اور بڑھے گی۔ چور بازاری نفع بازی میں ہزار گنا ترقی ہو جائے گی۔ یقینی طور پر ہندوستان پاکستان کی جنگ امریکہ اور روس کی جنگ بن جائے گی۔ ان دونوں ملکوں کی جنگ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی جنگ کی طرح دنیا کی سیاست سے الگ نہیں رکھی جا سکتی ہے۔ اگر امریکہ اور روس کی جنگ ہندوستان اور پاکستان کی سرزمین پر لڑی گئی۔ تو کچھ اندازہ ہے کہ بربادی کی حد کیا ہو گی۔

اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے پاس ایسا سامان بہت کم ہے۔ جسے وہ امریکہ اور یورپ کو دے کر وہاں سے جنگی سامان خرید سکے۔ توپیں۔ ٹینک اور جنگی ہوائی جہاز وغیرہ ہندوستان میں بنتے نہیں ہیں۔ اگر جنگ ہوئی۔ تو وہ مجبوراً یہ سامان امریکہ سے ادھار لے گا۔ ادھار لینے کے لئے اس کو کوئی چیز ضمانت کے طور سے بھی رہن رکھنا ہو گی۔ ہندوستان کے پاس رہن رکھنے کو سوائے اپنے قدرتی وسائل کے اور ہے کیا۔ نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہندوستان کے چپے چپے پر امریکہ کا قبضہ ہو جائے گا۔ ویسے ہی قبضہ ہو جائے گا۔ جیسے مصر پر برطانیہ یا جاپان پر امریکہ کا ہے۔"

معطی حضرات کی آٹھویں فہرست

عرصہ زیر رپورٹ میں جن افراد و جماعت نے زکوٰۃ کی رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کے نام ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو جنہوں نے زکوٰۃ کی رقوم ارسال کی ہیں۔ یا جنہوں نے اس کی وصولی کے لئے کوشش کی ہے۔ اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کے اموال میں برکت دے۔ آمین

نام	رقم
میاں اشرف اللہ صاحب مردان	۲۰-۰-۰
میاں محمد احسن صاحب مردان	۳۰-۰-۰
چوہدری شریف احمد صاحب گھمیانہ	۱۰۰-۰-۰
میاں عطاء اللہ صاحب ربوہ	۳-۰-۰
مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ	۱۰-۰-۰
جماعت احمدیہ نیروبی	۹۷-۱۴-۶
چوہدری ظہورالدین صاحب پلیڈر گجرات	۵۰-۰-۰
میاں الف الدین صاحب سیکرٹری مال مانسہرہ	۲-۸-۰
میاں حامد حسین خانصاحب دادو سندھ	۵-۰-۰
مرزا نذیر حسین صاحب لاہور	۸-۹-۰
میاں عبدالواحد صاحب لاہور	۷-۰-۰
مولوی نفیر محمد صاحب سنجھورو سندھ	۱۵-۰-۰
واپسی قرضہ زکوٰۃ	۲۳۵-۰-۰
میاں عبدالستار صاحب خادم نوشہرہ چھاؤنی	۱۰-۰-۰
جماعت احمدیہ گھمیانہ	۴۲-۴-۰
اہلیہ صاحبہ اخوند محمد اکبر صاحب مرحوم ملتان	۵-۰-۰
چوہدری محمد اسحٰق صاحب گلاس ایکسپرٹ کراچی	۷۵-۰-۰
ملک محمد حسن صاحب الہ آباد بہلول پور	۱۵-۰-۰
جماعت احمدیہ خانیوال	۲۰-۴-۰
چوہدری محمد شفیع صاحب چک ۶۴۶ - لائلپور	۱۰-۰-۰
چوہدری حمید احمد صاحب چک ۳۶ ع لائلپور	۲۶-۰-۰
مہر رحمت خان صاحب کوٹ مومن سرگودہا	۵-۰-۰
چوہدری عبدالعزیز خان صاحب کوٹ فتح خان	۱۵۵-۰-۰
میرزا کامد اللہ صاحب باٹاپور لاہور	۷۵-۰-۰
چوہدری بشیر احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں	۱۰-۰-۰
ایک صاحب	۲۰-۰-۰
میاں عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال گوجرخان	۱۲-۰-۰
چوہدری فضل احمد صاحب اوبلیکے سیالکوٹ	۵-۰-۰
فاطمہ صاحبہ ڈگری سندھ	۴۸-۰-۰
چوہدری صادق علی صاحب چک ۸۹ ع	۲۰-۰-۰
چوہدری فضل احمد صاحب چک ۶۵ ج ب لائلپور	۱۹۵-۰-۰
چوہدری احسان الحق صاحب چک ۲۹۵ ر ب لائلپور	۵-۰-۰
رحمت بی بی صاحبہ چک ۳۶۶ ع ملتان	۵-۰-۰
غلام جنت صاحبہ چک ۳۶۶ ع ملتان	۲۵-۰-۰
اہلیہ صاحبہ شیخ غلام نبی صاحب چکوال جہلم	۲۰-۰-۰
میزان ماہوار	۱،۷۲۲-۷-۶
سابقہ میزان	۱۸،۳۷۲-۱۱-۹
کل میزان	۲۰،۰۹۵-۳-۳

(ناظر بیت المال ربوہ)

انڈونیشیا میں اسلام کا مستقبل روشن ہے

کراچی ۱۷ جنوری انڈونیشیا کے متعلق تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر عمر حیات ملک نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں ۹۵ فیصدی آبادی مسلمانوں کی ہے۔ جو اسلامی جذبات سے سرشار ہے اور یہ دعوے بلاخوف تردید کیا جا سکتا ہے۔ کہ انڈونیشیا میں اسلام کا مستقبل نہایت درخشاں ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ انڈونیشیا کا اقتصادی مستقبل بھی شاندار ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ چینی آبادی نے تمام تجارت پر اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ بالی میں رہنے والے ہندوؤں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ملک نے بتایا۔ کہ وہ گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ بیواؤں کی شادیاں رچاتے ہیں۔ اور چھوت چھات کے پابند ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ گو حصول آزادی کے بعد ملک میں قیام امن بہت بڑا کام تھا۔ لیکن ایسی خبریں بالکل بے بنیاد ہیں کہ انڈونیشیا میں بدامنی کا دور دورہ ہے ملک میں بلاشبہ بغاوتیں بھی ہوئیں۔ لیکن انہیں کامیابی سے فرو کرنے پر انڈونیشی حکومت کو خراج تحسین پیش کرنا پڑتا ہے "دار السلام" والوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ملک نے کہا کہ ان کے ارادے خواہ کتنے ہی ٹھیک ہوں۔ لیکن سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے تشدد کا استعمال جائز نہیں۔ اسلام مسلمانوں کا خون بہانے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

لاہور میں فیڈرل کورٹ بند ہوگئی

لاہور ۱۸ جنوری۔ آج لاہور میں فیڈرل کورٹ بند ہوگئی۔ اب یہ ۲۱ جنوری کو کراچی میں کھلے گی۔

مسٹر جسٹس محمد اکرام اور مسٹر جسٹس کارنیلیس آج صبح کراچی روانہ ہوگئے۔ چیف جسٹس سر عبدالرحمن ہفتہ کی صبح کو کراچی روانہ ہوں گے۔ فیڈرل کورٹ کا سٹاف پہلے سے ہی کراچی پہنچ چکا ہے۔

سوڈان میں عبوری دور کے لئے آئینی اصلاحات

خرطوم ۱۸ جنوری سوڈانی اسمبلی میں ایک رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ملک میں دو ایوانوں پر مشتمل پارلیمنٹ ہو۔ اور موجودہ اینگلو سوڈانی ایگزیکٹو کونسل کی بجائے سوڈانی وزراء کی کونسل قائم کی جائے۔ یہ تجاویز عبوری نوعیت کی ہیں تاکہ جب تک سوڈان کو مکمل حکومت خود اختیاری نہیں مل جاتی ان سفارشات پر عمل شروع ہو سکے۔

مذکورہ بالا رپورٹ مسٹر جسٹس سٹینلے بیکر نے تیار کی ہے۔ جو سوڈان کانسٹی ٹیوشنل کے انگریز چیئرمین ہیں۔ یہ کمیشن مارچ ۱۹۵۰ء میں قائم ہوا تھا۔ رپورٹ کے مطابق ایک ایوان ——— ایوانِ نائبین ہوگا۔ جس کے تمام ارکان کا باقاعدہ انتخاب ہوگا۔ دوسرا ایوان سینٹ ہوگا۔ جس کے ۳/۵ ارکان منتخب اور ۲/۵ نامزد کئے جائیں گے۔ وزیر اعظم کا انتخاب ایوانِ نائبین کرے گا۔ دوسرے وزراء کا تقرر وزیر اعظم کے مشورہ سے گورنر جنرل کرے گا۔ البتہ امور خارجہ کا کسی وزیر کو انچارج نہیں بنایا جائے گا۔

غلام محمد لونڈ خور کی جلاوطنی میں توسیع

لاہور ۱۸ جنوری حکومت سرحد نے مزید چھ ماہ کے لئے صوبہ میں خان غلام محمد خاں لونڈ خور کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے۔ وہ سابقہ حکم کی میعاد ختم ہونے پر آج مردان جا رہے تھے۔ کہ ان سے نئے حکم کی تعمیل کرائی گئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ خان لونڈ خور کے بارے میں حکومت کو یہ اطمینان ہوگیا ہے کہ وہ واپس آکر قابل اعتراض اقدامات اختیار کرنے والے تھے۔ لہٰذا انہیں مزید چھ ماہ کے لئے صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی ممانعت کی جاتی ہے۔

بڑی طاقتوں سے کسی امداد کی توقع کرنا بے سود ہے

لاہور ۱۸ جنوری۔ راجہ غضنفر علی خاں نے ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پان اسلامک نظریہ حیات ہی عالم اسلامی کی قوت کا سرچشمہ بن سکتا ہے بڑی طاقتوں سے انصاف کی توقع کرنا بے کار ہے ہمیں اپنے مسائل حل کرنے کے لئے اپنی قوت پر بھروسہ کرنا ہوگا

راجہ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں جغرافیائی قیود کو بالائے طاق رکھ کر ایران اور مصر کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیئے۔ یہ رویہ ان اسلامی اصولوں کے مطابق ہے جن کی بناء پر پاکستان کا قیام امن میں آیا ہے۔

راجہ صاحب نے ڈاکٹر مصدق کو موجودہ عالم اسلام کی عظیم شخصیت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح قائداعظم نے قیام پاکستان کی جدوجہد فرمائی اسی طرح ڈاکٹر مصدق "آزاد ایران" کو غیر ملکی اثرات سے پاک کر دینا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر مصدق کی موجودہ پالیسی بین الاقوامی قانون کے مسلمہ اصولوں سے ہرگز متصادم نہیں ہوتی۔ ایران کو اپنی تعمیری سکیموں کے لئے سرمایہ درکار ہے۔ لہٰذا وہ اپنی تیل کی دولت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اور وہ برطانوی کمپنی کو مناسب معاوضہ دینے سے بھی انکاری نہیں۔

سوڈانی وفد پیرس میں

پیرس ۱۸ جنوری۔ سوڈان کا ایک وفد پیرس پہنچ گیا ہے۔ جو سوڈان کا معاملہ یو این او میں پیش کرنے کا متمنی ہے۔ وفد یہ چاہتا ہے کہ سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ کرانے کے لئے ملک میں یو این او کے

زیر اہتمام آزادانہ رائے شماری کرائی جائے۔ وفد کے ایک رکن نے بتایا کہ وفد دوست ملکوں سے اپنے مطالبے کے بارے میں بات چیت کر چکا ہے۔ اور ان سے

دولت مشترکہ کے طالب علموں کے لئے وظائف

لنڈن (ریڈیو سے) دولت مشترکہ کے سمندر پار ممالک کے طلباء کو ۱۸۵۱ء کی نمائش کے شاہی کمیشن کی طرف سے تحقیقی کام کے لئے جو وظائف ملتے ہیں۔ ان کی رقم امسال یکم جولائی سے ۳۵۰ پونڈ سے بڑھا کر ۵۰۰ پونڈ کر دی گئی ہے۔ یہ کمیشن ایک مستقل ادارہ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ اور ان رقوم کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے۔ جو اس نمائش کی آمدنی سے جمع ہوئی تھیں۔ کل آمدنی کا اندازہ تیس ہزار پونڈ سالانہ کے لگ بھگ ہے۔ اس کا کچھ حصہ تعلیمی زر امداد اور تحقیقی کام کے لئے وظائف عطا کرنے میں صرف کیا جاتا ہے۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ افریقہ، پاکستان، بھارت اور آئرلینڈ سے مختلف طلباء ہر سال انگلستان آکر سائنسی تربیت حاصل کرتے ہیں

دوسرے ممالک سے جو محقق طالب علم موجودہ تعلیمی سال کے دوران میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے انگلستان آئے ہیں۔ ان میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے مسٹر اے حسین بھی شامل ہیں۔ جو آجکل گلاسگو یونیورسٹی میں فزکس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔　(ب۔ ا۔ س)

پسماندہ ملکوں کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کی تجویز

کراچی ۱۸ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ زرعی تحقیقاتی کمیٹی ایک دو دن میں اپنی رپورٹ مرکزی حکومت کو پیش کر دے گی۔ کل کمیٹی کے صدر لارڈ بائیڈ ور نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے اس سلسلے میں لارڈ بائیڈ ور سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ کمیٹی اپنی رپورٹ کو آخری شکل دینے میں مصروف ہے اور وہ جلد ہی اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گی۔

لارڈ بائیڈ ور نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ رپورٹ میں کیا سفارشات کی جائیں گی۔ البتہ لارڈ بائیڈ ور اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ رپورٹ میں چھوٹے کاشتکاروں کے مفاد کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ اگر ٹریکٹروں کا استعمال شروع کر دیا جائے تو پاکستان کی زرعی آمدنی میں ۵۰ فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کی آبادی میں حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ زرعی آمدنی کو جلد سے جلد دگنا کر دیا جائے۔ تاکہ دنیا کو خوراک مل سکے اور دیہاتی آبادی آسودہ حال رہے۔ آپ نے دنیا بھر کے ملکوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے جنگی اخراجات کم کر دیں اور پسماندہ ملکوں کی ترقی کی طرف توجہ مبذول کریں۔ تاکہ عوام کو خوراک مل سکے۔ آپ نے کہا کہ دنیا بھر کے ملکوں کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کرنا چاہیئے۔

ہند چینی پر حملہ کرنے کیلئے ایک لاکھ کمیونسٹ فوج

سائیگان ۱۸ جنوری فرانسیسی فوج کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر ہوچی من نے دریائے ٹانکن کے ڈیلٹے کے فرانسیسی علاقوں پر حملہ کرنے کے لئے ایک لاکھ فوج جمع کر لی ہے۔ جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہے۔ حالات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فوج دس دن کے اندر اندر فرانسیسی فوج پر ہلہ بول دے گی۔

اس اثنا میں ڈاکٹر ہوچی من ریڈیو کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن فوج (کمیونسٹوں) نے ہوتی سے ۵ میل دور واقع ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہوتی کے گرد گھیرا ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن فرانسیسی کمانڈر نے اس اطلاع کی تردید کر دی ہے۔

اس اثنا میں وزیر خارجہ فرانس نے اعلان کیا ہے کہ اگر ہند چینی میں شدید جنگ شروع ہو گئی تو برطانیہ اور امریکہ فرانسیسی فوج کے لئے بحری اور ہوائی فوج کی مدد دیں گے۔

کابل میں برطانیہ کے نئے سفیر

لاہور ۱۸ جنوری۔ مسٹر ای۔ آر لنگ مین سی بی ای، افغانستان میں برطانیہ کے نئے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے کی غرض سے ۸ جنوری کو انگلستان سے کراچی پہنچے تھے۔ آپ کراچی سے کابل روانہ ہو چکے ہیں مسٹر لنگ مین کا تقرر مسٹر اے جے گارڈنر، سی ایم جی سی بی ای، کی جگہ پر عمل میں آیا ہے۔ جو کچھ عرصہ پہلے انگلستان واپس پہنچ چکے ہیں۔ (ا ب۔ ا۔ س)

پیرس میں عرب نمائندوں کی کانفرنس

پیرس ۱۸ جنوری۔ پیرس میں عرب ملکوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عزام پاشا سیکرٹری جنرل عرب لیگ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے اجلاس میں تونس کے سوال پر بحث کی گئی۔ خیال ہے کہ بہت جلد اسی موضوع پر بحث کرنے کے لئے عرب نمائندوں کی ایک اور کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔